الحکم

چپ پٹ دست ہمت میں زور قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

عام قیمت پانچ روپیہ

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

جلد ۲۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ جنوری سنہ ۱۹۱۹ء | نمبر ۱

دارالامان کا ہفتہ

ناظرین الحکم کو نیا سال مبارک ہو

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی صحت عام طور پر اچھی ہے۔ مگر جمعہ کو نماز جمعہ خود نہیں پڑھا سکے۔ ۴ جنوری سنہ ۱۹۱۹ء کو چند روز کے لئے طبی مشورہ کی بنا پر دریائے بیاس کے کنارے تشریف لے گئے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء کامل و عاجل عطا فرماوے آمین

۲۔ صدر انجمن کے عہدہ داران کا سالانہ انتخاب ہو گیا ہے آئندہ صدر انجمن کے سیکرٹری کا عہدہ بھی محاسب اور ناظر کی طرح پیڈ ہو گیا ہے جس پر حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کا تقرر ہوا ہے۔ حضرت میر حامد شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی جگہ صدر انجمن کے ٹرسٹیوں میں میرے مکرم بھائی خانصاحب محمد ذوالفقار علی خان صاحب کا تقرر عمل میں آیا۔ خانصاحب ہر طرح اس کے لئے موزوں ہیں اللہ تعالیٰ ان کی قابلیت سلسلہ کے لئے بابرکت کرے آمین :.

سرپرستان الحکم کا شکریہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس نمبر کے ساتھ الحکم کی اکیسویں جلد کا آغاز ہوتا ہے دراصل یہ ۲۳ ویں جلد ہوتی اگر بعض درمیانی مشکلات اور روکیں پیدا نہ ہو جاتیں۔ گذشتہ سال الحکم الحمد للہ پابندی وقت کے ساتھ نہایت عمدہ کاغذ پر شائع ہوتا رہا البتہ انفلوئنزا کے ایام حملہ میں اس کی اشاعت رکی لیکن یہ صرف الحکم پر مخصوص نہ تھی بلکہ اس کا اثر سب پر ہوا ہے۔

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی پروپرائٹر و پبلشر شائع ہوا

الحکم کی یہ کامیابی اس کے سرپرستوں کی مالی اعانت اور توجہ کا نتیجہ ہے۔ میں ان تمام بزرگوں کا شکرگزار ہوں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عصر سعادت کی یادگار الحکم کو زندہ رکھنے کی طرف توجہ کی اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اس سال ان کی اعانت اور توجہ کا ہاتھ اور بھی دراز ہوگا۔ تاکہ میں الحکم کو ایک اپ ٹو ڈیٹ ہفتہ وار بنانے کے قابل ہو سکوں۔ بالآخر یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہی فضل پر موقوف ہے اور اسی سے دعا ہے کہ وہ مجھے اور سرپرستان الحکم کو توفیق دے کہ ہم متحدہ طاقت اور ہمت سے حضرت مسیح موعود کے عہد کی یادگار کو زندہ رکھ سکیں

شذرات

ڈسمبر کا آخری ہفتہ

ڈسمبر کا آخری ہفتہ علی العموم ہندوستان میں خاص مصروفیت اور قومی جوش کا ہفتہ ہوتا ہے الحکم اپنے گذشتہ ایام زندگی میں مصروفیت کے اس ہفتہ پر تبصرہ کرنے کا عادی رہا ہے امسال بھی اس مصروفیت کے ہفتہ پر انشاءاللہ العزیز ایک تبصرہ لکھا جائیگا

امسال بجز ایجوکیشنل کانفرنس کے جس کا اجلاس سورت میں ہوا باقی تمام جلسے دہلی میں ہوئے ہیں اور دہلی میں ڈسمبر کا آخیر ہفتہ بہت مصروفیت کا ہفتہ تھا۔ قومیت اور حریت کی ایک لہر تھی جو دہلی میں موجزن تھی۔

ان کانفرنسوں پر ریویو کا ایک سلسلہ جلد الحکم میں شروع کیا جائیگا وباللہ التوفیق ؛

ہمارا سالانہ جلسہ

سالانہ جلسہ جیسا کہ پہلے سے شائع کیا جا چکا ہے بعض اسباب کیوجہ سے ایسٹر کی تعطیلات پر ملتوی کیا گیا ہے۔ اس سالانہ اجتماع کے لئے ہمارے دوستوں کو ابھی سے طیاری کرنے کی ضرورت ہے اور اس جلسہ کو ہر پہلو سے کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش درکار ہے۔

اگرچہ یہ جلسہ مادی اغراض اور مقاصد کو لیکر نہیں ہوتا اور اس جلسہ کی کامیابی کا معیار لوگوں کی شمولیت اور جمع شدہ چندہ کی مقدار سے نہیں کی جاتی۔ لیکن باایں جس قدر زیادہ لوگ اس جلسہ میں شامل ہوں۔ اور جس قدر مالی قربانی وہ سلسلے کے اغراض کی اشاعت و تبلیغ کے لئے کر سکیں اتنا ہی زیادہ اس جلسہ کا مقصد پورا ہوگا۔

ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ غیر احمدی احباب کو شمولیت جلسہ کے لئے ابھی سے تحریک کریں اور جہاں تک ممکن ہو انکو جلسہ میں شریک کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ایسا ہی ان احباب کو جو کسی ایک یا دوسری وجہ سے ہم سے اختلاف کر کے الگ ہو بیٹھے ہیں انہیں بھی جلسہ میں لانا چاہیئے تاکہ وہ قادیان کے مقاصد سے محروم نہ رہیں۔

جلسہ کی ضروریات کے انصرام کے لئے انجمنہائے احمدیہ کے سیکرٹری صاحبان کو پوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور ابھی سے وہ اس کام میں لگ جائیں۔ شامل ہونیوالے احباب کی صحیح فہرستیں طیار کر کے اور اخراجات جلسہ کے فنڈ مہیا کر کے جسقدر جلد وہ سیکرٹری جلسہ کو اطلاع دیسکیں اسی قدر انتظامی سہولتوں کا ہونا ممکن ہے اس مرتبہ جلسہ کی مجلس ناظمہ کے

نیا سال اور نیا پروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ایک اور سال ہم پر گذر گیا۔ اس طرح ہماری زندگی میں ایک سال کی کمی ہو گئی۔ انقلاب سال حقیقت میں کوئی مسرت افزا چیز نہیں کیونکہ جانے والا سال ہم سے ہماری قیمتی زندگی کا ایک سال لے جاتا ہے اور اس وقت ہمیں تاسف ہوتا ہے کہ اس قدر عرصہ میں ایسے ایسے کام ہم کر سکتے تھے اور آئندہ سال نوٹس دیتا ہے

کہ موت سے تم ایک سال اور قریب ہو گئے ہو

موت کا قرب اگر ہمیں بیدار کر سکتا ہے تو نہایت مبارک اور مطلب خیز چیز ہے کیونکہ واعظ موت انسان کو ابدی راحت کے لئے تیار کرنے کا سبق دے سکتا ہے۔

گذشتہ سال ہمارے لئے کیسا تھا اس کہانی کو دوہرانے کی چنداں ضرورت نہیں سال کا آخری حصہ ہماری جماعت کے لئے بیداری کے فرشتوں کی تحریک کا حصہ تھا۔ انفلوئنزا نے جماعت کے بعض ہونہار اور امید افزا نوجوانوں کو ہم سے جدا کیا اور بعض صائب تدبیر اور جوان ہمت بوڑھوں کو الگ کر دیا۔ ان سب کے لئے ہمارے سینہ میں ایک درد اور قلق ہے مگر اللہ تعالیٰ کی رضا پر ہم ہر طرح الحمد للہ راضی ہیں۔

یہ سلسلہ خدا کا ہے وہ آپ اس کا حامی و ناصر ہے۔ کسی شخصیت پر اس کا انحصار نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت بھی سال گذشتہ میں اچھی نہیں رہی بعض بعض وقت حالت ایسی نازک ہو گئی کہ **زندگی اور موت کا سوال ہو گیا۔**

انہیں حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح کو جماعت کے انتظام و استحکام کے لئے اپنی **وصیت** لکھنی پڑی۔ مگر آخر سال پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رحم سے آپ کی صحت میں نمایاں ترقی ہو رہی ہے۔ اور نیا سال خوشگوار امیدوں کے ساتھ شروع ہو رہا ہے دنیا کا خونیں مطلع بھی خدا کے فضل سے صاف ہو رہا ہے اور پالیٹکس کے افق سے قتل و خون ریزی اور تاخت و تاراج کے بادل اڑ گئے ہیں اور سال رواں کی پہلی صبح صبح اقبال اور امن و امان کی سحر بن کے نمودار ہوئی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

دسمبر کے آخری ہفتہ میں قادیان۔ ارض حرم کا نمونہ ہوتا ہے لیکن امسال سالانہ جلسہ کو ایسٹر کی تعطیلات پر ملتوی کر دیا گیا بااین اکثر احباب قادیان میں حاضر ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح نے ۲۸ دسمبر کی صبح کو ایک ضروری تقریر کی اور ۲۹ دسمبر کو قرآن مجید کا درس دیا۔

آغاز سال کے ساتھ ہی خلیفۃ المسیح کی طیار کردہ **سکیم مجلس** شروع ہو گیا۔ جو آپ نے انتظام جماعت کے متعلق تجویز کی ہے چونکہ یہ سکیم **تاریخ سلسلہ** کا ایک عظیم الشان جدید باب ہے اس لئے میں اسے ذیل میں درج کر دیتا ہوں۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری جماعت روز بروز ترقی پر ہے اور اس کی ترقی کے ساتھ اس کا کام بھی ترقی پر ہے اور جماعت

کی ضروریات کے پورا کرنیکا ابتک پوری طرح کوئی سامان نہیں صدر انجمن احمدیہ اور ترقی اسلام دو انجمنیں ہیں مگر دونوں کے کام محدود ہیں اور صدر انجمن کا اکثر کام تو بالکل مقامی ہے علاوہ ازیں انکے کاموں کے علاوہ اور کام بھی ہیں جو ضروری ہیں۔ اس امر کے متعلق فکر کرتے ہوئے میرے دل میں یہ تجویز آئی ہے کہ تمام ان کاموں کو جو جماعت احمدیہ کے متعلق اس وقت ذہن میں آسکیں چند حصوں میں تقسیم کرکے انپر کچھ آدمی مقرر کئے جاویں جو خلیفہ وقت کے سامنے سب کام کے پوری طرح ذمہ دار ہوں اور ایک شخص انپر نگران ہو اوران کے کام میں وحدت رکھنے والا ہو۔

کام کی نوعیت سب سے اول دیکھنے والی بات ہے کہ جماعت کے متعلق کام کیا ہے۔ اس کا جواب ہمیں قرآن کریم سے ہی ملتا ہے۔ یتلوا علیہم آیاتک ویعلمہم الکتب والحکمۃ ویزکیہم یہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان فرمائی ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ لوگوں کو آیات سنائے انکو کتاب پڑھائے اور حکمت سکھائے اوران کو پاک کرے اور ان کی ترقی کے سامان کرے کیونکہ زکی کے معنی بڑھانے کے بھی ہوتے ہیں اور ان سے اموال لیکر انکو مناسب طور پر خرچ کرے کیونکہ قرآن کریم میں آتا ہے

خذ من اموالہم صدقۃ تطہرہم وتزکیہم بہا

پس یہی کام آپکے خلفا اور آپکے خلفاء کے خلفا کا ہے۔

کام کی تقسیم اس آیت کے ماتحت اس آیت کے مفہوم کے مطابق خلیفہ کا یہ کام معلوم ہوتا ہے (۱) تبلیغ (۲) تعلیم (۳) تربیت روحانی (۴) جماعت کی دینی و دنیاوی ترقی کا انتظام (۵) انکو ہر قسم کے فتنہ وفساد سے پاک رکھنا (۶) بیت المال کا انتظام۔

تبلیغ کے صیغہ کے ساتھ تالیف کا صیغہ لازم ہے کیونکہ تبلیغ کو تالیف سے وہی نسبت ہے جو جہاد کو ہتھیاروں سے جس کے ذمہ جہاد کا انتظام ہوگا ہتھیاروں کا مہیا کرنا بھی اسی کے سپرد ہوگا

تعلیم میں تعلیم دنیاوی بھی شامل ہو جاتی ہے اول تو تزکیہ کے ماتحت دوم اس لئے کہ تعلیم دینی کے لئے تعلیم دنیاوی ایک آلہ کا حکم رکھتی ہے سوم اس لئے کہ تعلیم الکتاب سے تعلیم کتابت بھی مراد ہے جس میں قراءت بھی لازماً شامل ہے۔

۵۔ جماعت کی دنیاوی ترقی میں علاوہ ان کی ایسی دنیاوی ہدایت کے جس سے وہ بحیثیت افراد اور بحیثیت جماعت ترقی کریں گورنمنٹ اور دیگر جماعتوں سے ان کے تعلقات کی حفاظت اور ہدایت بھی شامل ہے کیونکہ یہ دونوں امور کسی جماعت کی ترقی پر نہایت اہم اثر ڈالنے والے ہیں۔

(۶) جماعت کو پاک رکھنے کا کام علاوہ تعلیم وحی اور دعاؤں اور توجہ کے ان کے جھگڑوں کو دور کرنے پر بھی مشتمل ہے جس کے لئے صیغہ افتاء وقضاء ضروری ہے۔

بقیہ امور محتاج تشریح نہیں اس لئے انپر کچھ تحریر کی ضرورت نہیں

کام کی نوعیت کے لحاظ سے عہدوں کی تقسیم اس کام اور اس کی نوعیت کو مد نظر رکھکر میرے نزدیک اس کے سرانجام پہنچانے کے لئے اس قدر عہدہ داروں کی ضرورت ہے (۱) افسر تالیف واشاعت (۲) افسر تعلیم وتربیت (۳) مجلس افتاء قاضی اور قاضی القضاۃ (۴) دنیاوی ترقی اور گورنمنٹ اور دیگر جماعتوں سے تعلق کے متعلق فکر کرنیوالا افسر جن سب کاموں کا نام ہم سر دست امور عامہ رکھتے ہیں (۵) افسر بیت المال (۶) ایک افسر جو ان سب میں وحدۃ کا قائم رکھنے والا ہو۔

ان عہدوں کے نام ان سب عہدوں کے نام ان کے کام کی مناسبت سے میرے نزدیک (۱) ناظر تالیف واشاعت (۲) ناظر تعلیم وتربیت (۳) ناظر امور عامہ (۴) ناظر بیت المال

(۵) ناظر اعلیٰ (۶) اور قاضی اور قاضی القضاۃ اور مفتی اعظم جو مجلس افتاء کا صدر ہو۔

ان کا کام مفتیوں کا کام فتویٰ دینا ہر شخص کو فتویٰ دینے کی اجازت نہ ہوگی۔ کیونکہ اس سے فتنہ ہوتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء اربعہ کے وقت اس امر کی احتیاط رکھی جاتی تھی کہ مفتی خاص ہوں جو امور کہ نص قرآن و حدیث سے یا سنت سے ثابت ہوں یا جن کے متعلق حضرت مسیح موعود کا فیصلہ موجود ہو ان کے متعلق تو مفتیوں کا یہ کام ہوگا کہ لوگوں کو ان کی حاجت پر فتویٰ دیدیں اور ہر مفتی اس کا مجاز ہوگا مگر جس میں اجتہاد کی ضرورت ہو اور اس کے متعلق وحدت رکھنی بھی لازمی ہو ایسے امر کے متعلق مجلس افتاء مجموعی طور پر فیصلہ کریگی جس پر سب جماعت کو عملاً اتفاق کرنا ہوگا اور یہی حضرت مسیح موعود کا منشا رہے۔ قاضیوں کا کام فیصلہ کرنا اور قاضی القضاۃ کا اپیل سننا ان کے تمام فیصلوں کی اپیل خلیفہ وقت کے پاس ہو سکے گی سوائے ان فیصلوں کے کہ جن میں خود خلیفہ ایک یا دوسرا فریق ہو ایسے وقت میں قاضی القضاۃ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا۔ ناظر تالیف و اشاعت کا کام ہر ایک قسم کی کتب و اشتہار جو دشمن شائع کریں ان کا لکھکر مناسب موقعہ کتاب رسالہ اشتہار یا اخبارات کے ذریعہ اس کو شائع کرنا اسلام اور سلسلہ کے متعلق سب امور کو مدنظر رکھکر ہمیشہ ضروری امور کے متعلق تحقیقات علمی کو مکمل کرنا۔ جوابات کو پورے طور پر شائع کرنا۔ تبلیغ کے بہترین ذرائع کا دریافت کرنا اور ان سے کام لیکر دنیا کے ہر گوشہ میں اسلام کی اشاعت کرنا ہوگا مبلغین سب اسی افسر کے ماتحت ہونگے۔

ناظر تعلیم و تربیت کا کام مردوں اور عورتوں کی دینی و دنیاوی تعلیم کے متعلق بہترین تجاویز کو دریافت کرکے انکو عمل میں لانا۔ جہاں تک ہو سکے ہر قسم کے مدارس کا کثرت سے مختلف علاقہ جات میں کھلوانا تعلیم کے متعلق کورس تیار کروانا تعلیم کو احمدیوں میں عام کرنا حتی کہ ہر احمدی تعلیم یافتہ ہو۔ مدارس کے انتظام کی نگرانی کرنا۔ احمدیوں کی دینی حالت کا علم رکھنا اور انکو دین سے واقف کرانے کے ذرائع دریافت کرنے اور ان پر عملدرآمد کرنا اور کرانا اگر احمدیوں میں جھگڑا فساد ہو تو اس کو دور کرنے کی تدبیر کرنی نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ کی سستی کو دور کرنے کی کوشش انکے فرائض پر انکو قائم اور متوجہ کرنیکی کوشش اخلاقی تربیت آیندہ نسل کی حفاظت اور پختہ احمدی بنانے کی کوشش حتیٰ کہ کوئی احمدی بچہ ضائع نہ ہو مسائل اختلافیہ سے جماعت کو واقف کرانا غرض ہر قسم کی تعلیم و تربیت۔

ناظر بیت المال کا کام زکوٰۃ کی وصولی کا انتظام چندوں کی وصولی کا انتظام خرچ کی نگرانی اور کل مالی ضروریات کو پورا کرنے کی فکر۔

ناظر امور عامہ کا کام جماعت کی دنیاوی ترقی کے لئے ایسے ذرائع کا سوچنا جو ان کی انفرادی اور اجتماعی حالتوں کے لئے مفید ہوں اور ان پر عملدرآمد کرنے کی کوشش تمام ایسے کام جو فائدہ مند ہوں ان کی فہرست تیار کرتے رہنا اور تمام قسم کی ملازمتیں جو افراد اور جماعت کیلئے زیادہ فائدہ مند ہوں انکی فہرست تیار کرنا اور انکے اختیار کرنے کی احمدیوں خصوصاً نوجوانوں کو تحریک کرنا اور انکی مدد کرنا وہ پیشے جو زیادہ تر جماعت کی دینی اور دنیاوی ترقی کے باعث ہوں ان کی فہرست تیار کرنا اور مناسبت ذہنی کے مطابق بچوں اور نوجوانوں کو ایک انتظام اور مناسب تقسیم کے ماتحت ان کے سیکھنے کی طرف متوجہ کرنا تجارتی زراعتی اور صنعت و حرفت کی ترقی کے وسائل معلوم کرنا اور ان سے فائدہ اٹھانے کی جماعت میں تحریک۔

گورنمنٹ سے جماعت کے تعلقات کا خیال رکھنا گورنمنٹ کی مناسب خدمت کی طرف بر وقت ضرورت متعلقہ جماعتوں کو تحریک کرنی اس کے ریکارڈ رکھنے کسی جگہ احمدیوں کو تکلیف ہو تو گورنمنٹ متعلقہ سے خط و کتابت کرنی اور اس کے دور کرنے کے ممکن ذرائع کو استعمال کرنا اسی طرح دیگر جماعتوں سے احمدیوں کے تعلقات کے متعلق ہر قسم کا انتظام کرنا۔ اور اسی قسم کے اور امور جن کی ذمہ داری دوسرے ناظروں پر نہیں ہے ؛

ناظر اعلیٰ کا کام۔ تمام ناظروں کے کام کی نگرانی رکھنی اہم امور میں مشورہ دینا بر وقت اجتماع ان کی صدارت کرنی ان کے آپس کے اختلافات کا فیصلہ کرنا ؛

ناظروں کے اختیارات اور ذمہ داری ناظروں کو اپنے صیغہ کے متعلق پورے طور پر اختیار ہوں گے اور دفتری کام میں ان کی رائے قطعی ہو گی کوئی نئی سکیم وہ بغیر اجازت خلیفہ شائع نہیں کر سکینگے ہر نیا اعلان خلیفہ کی طرف سے شائع ہو گا گو وہ متعلقہ صیغہ دفتر نظارت میں تیار ہو ہر ایک امر جو خاص اہمیت رکھتا ہو اسے کل ناظروں کی مجلس میں پیش کر کے وہ فیصلہ کرائیگا اور اپنے صیغہ کے انتظام کا وہ پورے طور پر ذمہ دار ہو گا اور اس کے نقص کا جواب دہ اگر کوئی سکیم تمام ناظروں کی مجلس شوریٰ (جو مجلس شوریٰ کہلائیگی) میں پاس ہو تو سب ورنہ وہ خود اس سکیم کے حسن و قبح کا ذمہ دار ہو گا طریق عمل کا بھی وہی ذمہ دار ہو گا اور اس کا یہی فرض نہ ہو گا کہ جو کام بیان ہو چکا اس کو پورا کرے بلکہ جس صیغہ کا وہ افسر ہے اگر اس کے متعلق کسی نئے کام کے جاری کرنے کی ضرورت یا نئی سکیم کی حاجت تھی اور اس نے وقت پر اس کی طرف توجہ نہیں کی یا نہیں دلائی تو وہ زیر الزام ہو گا بشرطیکہ غفلت ثابت ہو ؛

افسروں کے آپس کے تعلقات اور دیگر ملازمین اور جماعت کے تعلقات تمام دفاتر کا فرض ہو گا کہ وہ ایک دوسرے کے استفسارات کا جواب دیں اور ایک دوسرے کے کام میں ممد ہوں۔ تمام انجمنوں کے عہدہ داروں کا فرض ہو گا۔ کہ وہ ان کے احکام کی تعمیل کریں ؛

صدر انجمن اور ناظر صدر انجمن احمدیہ بہ حیثیت انجمن ان افسران کے اثر سے باہر ہو گی۔ مگر صدر انجمن احمدیہ کے افسران سے انکے صیغوں کے متعلق جو معلومات یہ افسران حاصل کرنا چاہیں ان کا فرض ہو گا کہ دلچسپی اور جوش کے ساتھ وہ معلومات انکو بہم پہنچائیں تاکہ ان کے کام میں حرج نہ ہو

بیرونجات سے ان کا تعلق چونکہ یہ افسران خلیفہ کے قائم مقام ہونگے اس لئے کل افراد جماعت سے امید کیجائے گی کہ وہ ان کے کاموں کے احکام کے بجالانے میں سعی کریں۔

طریق کار جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے ہر ناظر اپنے صیغہ کا ذمہ دار ہو گا لیکن جو امور کہ دو صیغوں سے متعلق ہوں یا جن میں تمام صیغوں میں وحدت رکھنی ضرور ہو ان کے متعلق تمام ناظروں کی مجلس میں مشورہ کیا جاوے گا یعنی مجلس شوریٰ میں[1] اس مجلس شوریٰ کے فیصلوں کا طریق یہ ہو گا کہ ہر ایک پیش آمدہ امر پر کافی غور کے بعد ناظر اعلیٰ رائے لیگا مگر وہ کثرت رائے کا پابند نہ ہو گا۔ بلکہ اصل فیصلہ اس کا ہو گا ہاں اس سے امید کی جاتی ہے کہ سوائے اس صورت

---

[1] اس مجلس شوریٰ میں علاوہ ناظروں کے جماعت کے بعض دیگر تجربہ کار آدمی بھی شامل کئے جاویں گے۔ منہ ؛

کے گروہ کثرت رائے کے فیصلہ کو سخت مضر سمجھے وہ اس کا احترام کریگا اور عام طور پر اس کو قبول کریگا جیسا کہ طریق اسلام میں چلا آیا ہے ہاں اصل کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ فیصلہ متفقہ ہو۔ اگر کسی ناظر کو ناظر اعلیٰ کے فیصلہ پر اعتراض ہو تو سخت ضرر کے خطرہ کی صورت میں وہ اس امر کو خلیفہ کے پیش کرنے کا مجاز ہوگا مجلس شوریٰ کو بھی اختیار ہوگا کہ ایسے امور جن میں وہ خلیفہ وقت کا مشورہ ضروری سمجھے خلیفہ وقت کے سامنے پیش کرے اور ہر ایک نئی سکیم کا خلیفہ وقت کے سامنے پیش کرنا اس مجلس کا فرض ہوگا اپنے طور پر نئی سکیم کا اجرا جائز نہ ہوگا۔

جماعتوں کے امیر اسی انتظام کے ماتحت مختلف جماعتوں میں امیر مقرر کئے جاویں جو ناظروں کے کام میں مدد ہوں اور خاص مقامی امور میں ان کی رائے قطعی ہو مگر یہ طریق صرف اسی جگہ پر جاری ہو جہاں کے لوگ اس کے لئے تیار ہوں۔

مختلف علاقوں میں قاضی مختلف علاقہ جات میں قاضی ہوں جن کا تعلق قاضی القضاۃ سے ہو خاص جھگڑوں میں جن میں شرعی مسائل کی واقفیت کی ضرورت نہ ہو یا ایسے امور میں جن کو صرف آسان شرعی مسائل کی ضرورت ہوتی ہو ان کو فیصلہ کرنے کا اختیار ہوگا اسلامی طریق شہادت و ثبوت اور آسان مسائل کے متعلق انکو تعلیم حاصل کرکے اس کا امتحان دینا ہوگا۔

عام امور اس انتظام کو عمدگی سے چلانے کے لئے یہ بھی ضروری ہوگا کہ چار پانچ انسپکٹر ہر سال مقرر ہوں جو تمام کام کا معائنہ کرکے اصلاحات کے متعلق اپنی رپورٹ لکھیں اور یہ رپورٹ خلیفہ وقت کے پیش ہو۔ یہ انسپکٹر عام طور پر ایسے لوگ ہوں جو انتظامی کام سے واقف ہوں ان کی رپورٹ پر اگر کوئی افسر سست ثابت ہو تو اس کو معزول کیا جائے افسران سر دست جہاں تک ہو سکے آنریری ہوں اور نئے آدمی پیدا کرنے کی کوشش کیجاوے لیکن ضرورت کے وقت پیڈ افسر بھی ہو سکتا ہے مگر ذمہ داری سب کی یکساں ہوگی۔

ہر سال ناظر اپنے اپنے صیغہ کی مفصل رپورٹ لکھینگے جس پر ناظر اعلیٰ کی طرف سے ریویو ہو کر اسے شائع کر دیا جاوے گا تاکہ جماعت میں عام طور پر ان معاملات کے سمجھنے کی لیاقت ہو

ناظروں کا تقرر عموماً سہ سالہ ہو اور مدنظر رکھا جاوے کہ مختلف آدمیوں کو کام سے واقف کیا جاوے اور عہدہ دار تبدیل ہوتے رہیں۔

خاکسار مرزا محمود احمد

از قادیان۔ یکم اکتوبر ۱۹۱۸ء

اس سکیم کے ماتحت جو اعلانات وقتاً فوقتاً ہونگے وہ انشاء اللہ الحکم میں بھی شائع ہوتے رہیں گے۔ چنانچہ پہلا اعلان جو انتظام سلسلہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے شائع فرمایا ہے وہ حسب ذیل ہے (ایڈیٹر)

انتظام سلسلہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کا اعلان

تمام احباب جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ ضروریات سلسلہ کے پورا کرنے کے لئے قادیان اور بیرونجات کے احباب سے مشورہ کرنے کے بعد میں نے یہ انتظام کیا ہے کہ سلسلہ کے مختلف کاموں کے سرانجام دینے کے لئے چند ایسے افسران مقرر کئے جاویں۔ جن کا فرض ہو کہ وہ حسب موقعہ اپنے متعلقہ کاموں کو پورا کرتے رہیں اور جماعت کی تمام ضروریات کے پورا کرنے میں کوشاں رہیں۔ فی الحال میں نے اس غرض کے لئے ایک ناظر اعلیٰ ایک ناظر

تالیف واشاعت ایک ناظر تعلیم وتربیت ایک ناظر امور عامہ اور ایک ناظر بیت المال مقرر کیا ہے اور ان عہدوں پر سردست ان احباب کو مقرر کیا ہے۔ ناظر اعلیٰ مکرمی مولوی شیر علی صاحب ناظر تالیف واشاعت مکرمی مولوی سید سرور شاہ صاحب ناظر امور عامہ عزیزم مرزا بشیر احمد صاحب ناظر بیت المال۔ مکرمی ماسٹر عبد المغنی صاحب ان کے علاوہ جماعت کی ضروریات افتاء اور قضاء کو مد نظر رکھکر افتاء کے لئے مکرمی مولوی سید سرور شاہ صاحب مکرمی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اور مکرمی حافظ روشن علی صاحب کو اور قضاء کے لئے مکرمی قاضی امیر حسین صاحب مکرمی مولوی فضل الدین صاحب اور مکرمی میر محمد اسحاق صاحب کو مقرر کیا ہے آئندہ جو تغیرات ہونگے ان سے وقتاً فوقتاً احباب کو اطلاع دی جاتی رہیگی۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب ان لوگوں کے کام میں پوری اعانت کریں گے اور سلسلہ کی کسی خدمت سے دریغ نہ کریں گے ابتدائی کام میں بعض ضروری معلومات حاصل کرنے کے لئے ان احباب کو بیرونجات کے احباب کی بہت مدد کی ضرورت ہوگی جس کے لئے ان کو بہت سا وقت خرچ کرنا ہوگا مگر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور اس کے قائم کردہ سلسلہ کے استحکام کے لئے مجھے یقین ہے۔ کہ سب احباب اس تکلیف کو خوشی سے برداشت کریں گے۔ اور ہر طرح ان کارکنوں کا ہاتھ بٹاکر ثواب کے مستحق ہونگے اور ان کی تحریرات کو میری ہی تحریرات سمجھینگے۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار مرزا محمود احمد

شکریہ احباب

عزیز مولوی غلام غوث صاحب اسلم کی وفات پر احباب نے میرے ساتھ جس ہمدردی کا اظہار کیا ہے میں فرداً فرداً ان کے خطوط کا جواب نہیں دے سکتا۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو اس قسم کے صدمات سے محفوظ رکھے۔ اور اس ہمدردی کے لئے جزائے خیر دے۔ آمین۔

میرے معزز معاصرین نے بھی عزیز مرحوم کے اخلاق اور سیرۃ پر اپنے تعلقات کی بنا پر روشنی ڈالی ہے اور میرے اسی صدمہ کو مجھ سے کم انہوں نے محسوس نہیں کیا جس کے لئے میں ان کا شکر گذار ہوں۔ ان حالات میں میں اپنے آپ کو دوستوں کے ایسے ہمدرد طبقہ اور حلقہ میں دیکھ کر خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں بعض تعزیت کے خطوط بہت ہی لطیف اور قابل قدر ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے موقعہ دیا تو ممکن ہے۔ مرحوم کے مختصر سوانح زندگی میں انہیں شامل کردوں۔ قاضی اکمل صاحب کا خط چونکہ مرحوم کے بعض اخلاقی پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالتا ہے میں اسے یہاں چھاپ دیتا ہوں۔ میرے قلب پر برادر عزیز کی وفات کا ایک خاص صدمہ ہے جس نے عزیزہ محمودہ خاتون غفر اللہ لہا کے صدمہ کو تازہ کردیا ہے اس لئے میں احباب سے مخلصانہ التماس کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے خاص طور پر دعا کریں کیونکہ سب سے بڑی ہمدردی زندگی کے اس مرحلہ میں دعا ہی ہے۔ (ایڈیٹر)